رجسٹرڈ ایل نمبر ۲

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائے گی؟

عوام سے	(صہ)
خواص سے	(عہ)
ہندوستان سے باہر	(للعہ)
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب	۲

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی بچادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ - مارچ سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۷ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ | جلد ۱۴

الحکم کی مفت اشاعت کا سلسلہ

الحکم کی مفت اشاعت کی تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے۔ اور احباب کا عملی طور پر اس تحریک میں حصہ لینا بتا رہا ہے کہ وہ الحکم کے لئے اپنے دل میں کیسی محبت اور جوش رکھتے ہیں اگرچہ یہ رفتار بہت دھیمی ہے۔ مگر میں کسی صورت میں غیر تسلی بخش نہیں سمجھتا اور اگر میں ایسا کروں (خدا نہ کرے) تو مجھ سے بڑھکر کون ناشکری کے خطا کا مرتکب ہوگا۔ وہ قوم جسکو مختلف قسم کے چندوں کے لئے ہر وقت طیار رہنا پڑتا ہے مختلف اخبارات اور رسائل کی مختلف تحریکوں پر کام کرنا پڑتا ہے۔ انکا الحکم کیساتھ اس تحریک پر اس خصوصیت سے حصہ لینا خاص فضل الٰہی کا نمایاں نشان ہے۔ اور الحکم کے لئے باعث افتخار میں نے اپنی قوم سے ایکہزار مفت پرچوں کا چندہ مانگا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ان سے اڑھائی ہزار روپیہ مانگا ہے۔ اور میں خدا کے فضل سے یقین کرتا ہوں کہ یہ تعداد پوری کر دیجائیگی۔ ۴ مارچ سنہ ۱۱ء تک جن بزرگوں نے اس میں روپیہ دیدیا ہے۔ انکی تفصیل یہ ہے

(۱) سابقہ	۴۷
(۲) مولوی غلام اکبر خان صاحب کیمل پور کورٹ	(۱)
(۳) منشی الٰہی بخش صاحب سوتری	(۱)
(۴) میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر	(۱)
(۵) خانصاحب محمد حسین خانصاحب ناظم انہار	(۱)
(۶) میاں عبداللہ صاحب ٹھیکہ دار	(۱)
(۷) منشی بشیر اللہ خان صاحب انسپکٹر	(۱)
(۸) ایک نیکدل خاتون	(۱)

میزان کل ۵۴

بقایا ۹۴۶ - سرپرستانِ الحکم کو ابھی ۹۴۶ پرچوں کی قیمت داخل کرنی ہے اس تعداد کو جلد تر پورا کرنا چاہیئے۔

توسیع اشاعت الحکم کے متعلق اس ہفتہ کی رپورٹ بہت مختصر ہے بابو محمد اکبر خان صاحب نے پھر ایک اور خریدار بھیجا ہے۔ اور منشی ولی محمد خان صاحب ایک خریدار۔

اس ہفتہ سے مفت اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ بعض دوستوں نے جو الحکم کی ترقی کیساتھ خاص دلچسپی رکھتے ہیں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ جن لوگوں کے نام الحکم مفت جاری کیا جاوے کم از کم ان سے محصولڈاک لیا جاوے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مفت اخبار لینے والے دوسرے مستحق لوگوں کے لئے اسطرح پر گنجایش نکل آئیگی میں اس تجویز کو الحکم کی ترقی اشاعت کے سلسلہ کے لئے نہایت مفید خیال کرتا ہوں مگر سردست اسپر عملدرآمد کرنیکے لئے میں متامل ہوں اسلئے آخر مئی سنہ ۱۹۱۱ء تک یہ پرچے جن لوگوں کے نام مفت جاری کئے جاتے ہیں اور جنکی درخواستیں دفتر میں آ رہی ہیں۔ ایک حصہ بھی انکے لئے مدت انکے نام جاری رہینگے تین ماہ کے بعد یا تو ان مفت پرچوں سے پھر اور لوگوں کو تین ماہ تک مستفید ہونیکا موقعہ دیا جائیگا انشاءاللہ العزیز یا ان میں سے بعض یا کل سے صرف محصولڈاک لیکر باقی نو مہینے کے لئے ان پرچوں کو جاری رکھا جائیگا بہرحال یہ طریق انشاءاللہ نتیجہ خیز اور مفید ہوگا۔ اور بہت سے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

الحکم کے مربی اور سرپرست اس مجوزہ تعداد کو پورا کرنیکے لیئے

(مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپا)

ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس

(نمبر ۴)

جس امر کی طرف مولانا شبلی نے قوم کو متوجہ کرنا چاہا ہے یعنی کسی امیر قوم کا ہونا یہ نہایت ہی ضروری امر ہے۔ اور اسکے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں نے نقصان اٹھایا ہے۔ اور اٹھا رہے ہیں۔ وحدت کی جسقدر ضرورت ہے۔ وہ بدیہی بات ہے۔ مجھے اسپر لمبی بحث کی حاجت نہیں ہے۔ لیکن وحدت کبھی قائم نہیں ہو سکتی جب تک ایک ہی آواز کے نیچے سب نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے مختلف طبیعتوں اور مختلف راؤں کے ہوتے ہوئے ایک ہی بات پر سب کو متفق اور ایک کر دینا کسی ایسے شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ جو معمولی طاقت اور معمولی دانش کا آدمی ہو اور نہ اس مقصد کو کوئی علمی یا مالی قوت ہی حاصل کر سکتی ہے قہری حکمت ایک حد تک اپنی بات منوا لینے کی طاقت رکھتی ہے۔ مگر ملنے والوں کا دل اور زبان ایک نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا راہ ہے جس سے ندوۃ العلماء ایک ملائے اعظم کی ساری باتیں منوا دیگی؟ اگر ندوہ کا یہ منشاء ہے کہ امیر المومنین کا منصب ندوہ کو دیدیا جاوے تو یہ امر سنت اسلام میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ کہ ایک جماعت کو امیر المومنین کا منصب کبھی ملا ہو۔ امیر قوم جو قرآن کی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتا ہے

ایک فرد واحد

ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہی فروعی اور جزئی اختلافات اور نزاعیں مٹا سکتا ہے۔ اور کسی میں طاقت نہیں ہے۔ میری غرض علماء کی توہین یا تضحیک نہیں میں ایسے خیال کیلئے خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مگر میں مولانا شبلی اور انکے ہم قافلہ بزرگوں کی خدمت میں ادب سے التماس کرتا ہوں کہ کیا وہ نہیں جانتے علماء کی حالت کیا ہو رہی ہے؟ کس طرح یہ اختلافی جھگڑوں اور فروعی نزاعوں پر انکے ہاں جوت پیزار ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک انا خیر منہ کہکر آگے بڑھتا ہے اگر یہ کام صرف آپکے انتخاب اور اتفاق سے ہو سکتا ہے کہ آج ایک شخص کو آپ امیر قوم بنا لیں تو مبارک! مگر میں دردِ دل سے عرض کرتا ہوں کہ یہ کام انتخابی سسٹم سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہوا۔ ہاں یہ تو میں مانتا ہوں۔ اور تاریخ اسلام اور واقعات رواں اسکے موید ہیں کہ مسلمانوں کا اتفاق اور انتخاب موید ہو سکتا ہے۔ ورنہ خلیفہ یا امیر قوم وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جسکو

خدا منتخب کرے

خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور اسی کی آواز میں یہ قوت اور طاقت ہوتی ہے کہ وہ تمام نزاعوں کو ملیا میٹ کر دے۔ اور مفارقت اور مباغضت کو معانقہ اور مصافحہ سے بدل دے اس امر میں آپ میرے ساتھ متفق ہونگے کہ مسلمانوں کی درماندگی شکستہ حالی مذہبی کمزوری عملی غفلت اور ہر قسم کی خرابی حالت اسی رنگ کی ہو رہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیوقت عرب میں تھی۔

اسوقت ہمیں یہ فائدہ حاصل ہے کہ ہم ایک ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہیں جس نے ہمیں مذہبی آزادی اور مذہبی آزادی کے ساتھ امن اور امن کیساتھ مذہبی فرائض کی بجا آوری اور علوم مذہبی کی تکمیل کے اسباب اور سامان بھی دئے ہیں پھر اگر وہی راہ اسوقت اختیار نہ کیا جاوے تو کوئی فائدہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا یہ مانی ہوئی بات نہیں ہے۔ کہ مسجدوں اور خانقاہوں میں عجائب خانوں کی طرح ڈھیر بھرے ہوئے ہیں مگر روح نہیں (الا ماشاء اللہ) خدا تعالیٰ پر وہ ایمان نہیں وہ راستی اور تقویٰ و طہارت نہیں بلکہ بد بیا کی اباحت دہریت اور فسق کا مرض عالمگیر ہے۔ پھر باوجود اسبابکے تسلیم کرنے اور مرض تشخص ہو جانیکے الٹ علاج کیوں کیجاتا ہے۔ کیوں اسی پہلے نسخہ کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا؟

ایک ملائے اعظم کا انتخاب مسلمانوں میں ایک اور مصیبت کا آغاز ہوگا جس شخص کو اس منصب کے لئے منتخب کیا جائیگا اسکی مخالفت میں ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوگی اور نیا شغل مسلمانوں کو ہاتھ آجائیگا اور انکی طاقت اور بھی منتشر ہوگی ندوہ نے اپنے اغراض و مقاصد میں مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنا بھی رکھا ہے۔ اسمیں بھی وہ ابتک کامیاب نہیں ہوا کامیاب تو کیا ہونا تھا۔ میں کہہ سکتا ہوں اسنے قدم بھی نہیں اٹھایا۔

لکھنؤ جو ندوہ کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر ہے۔ سنیوں اور شیعوں کا اچھا خاصہ رزمگاہ بنا رہا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ بدوں داخلت گورنمنٹ کوئی اصلاح ہو جائے۔

میرے اس قسم کے ریمارکس کے یہ معنی نہیں کہ میں ندوہ کی خدمات اور اسکی ضرورت سے لوگوں کو بے پرواہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میری تحریر کے یہ معنی لئے جاویں تو سخت غلطی اور مجھپر اتہام ہوگا۔ میں ندوہ کو ایک قابل قدر جماعت اور ضروری جماعت تسلیم کرتا ہوں اور مسلمانوں کے لئے اسکے وجود کو ایک مفید شے سمجھتا ہوں۔ اور میں اسے مفیدترین جماعت دیکھنے کا آرزومند ہوں۔ مگر جو بات درست اور صحیح ہو۔ اس سے چشم پوشی کرنیکی پولیسی اسلام نے ہمیں نہیں سکھائی۔

مولانا شبلی نے ملائے اعظم کی تحریک کو بالکل برمحل اٹھایا ہے۔ اور یہی ایک ضرورت ہے۔ جو مسلمانوں کے ذہن نشین کر دینی چاہئیے۔ اگر اس ضرورت کو مسلمان محسوس کریں اور خدا کے فضل سے ہم اسوقت کے متوقع ہیں۔ کہ وہ آتا ہے تو مسلمانوں کی بخت بیداری میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟

جبکہ اس ضرورت کو ندوہ نے محسوس کیا ہے تو میں اسے اس پیغام حق کے پہونچانے سے رک نہیں سکتا کہ اے ندوہ کے محترم علماء! تمہاری تشخیص درست اور بالکل صحیح ہے۔ یہی علاج قوم کی اصلاح کا ہے۔ لیکن خدا کے لئے ہندوستان بھر میں نظر اٹھا کر دیکھو اور پھر بتاؤ کہ کون شخص تمہیں ملتا ہے جسکی آواز پر قوم لبیک کہنے کو طیار ہو اور پھر وہ شخص بجائے خود ایسی پوزیشن رکھتا ہو کہ اسکے دل میں اسلام کا درد اور اسکی اشاعت کیلئے جوش ہو مختلف گدیوں اور خانقاہوں میں بعض ایسے بزرگ تمہیں مل سکتے ہیں جو اپنے ہزاروں لاکھوں مریدوں کا ایک دائرہ اور حلقہ رکھتے ہیں لیکن یہ دیکھنا تمہارا کام ہے۔ کہ انکے وجود سے اسلام کی تائید اور اشاعت کا کام کیا ہو رہا ہے۔ جہاں تم یہ موازنہ کرو وہاں تمہارا فرض ہے۔ کہ تم سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی مدنظر رکھو اس سلسلہ نے ایک وحدت پیدا کی اور جو ضرورت تم آج محسوس کرتے ہو یہ خدا کے ہی فضل اور تائید سے اسکا پورا سامان رکھتا ہے یعنے وہ ایک خلیفہ اور ایک وجود مفترض الطاعۃ مطاع باذن اللہ کیساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر جو کام وہ اندرونی اصلاح اور بیرونی تبلیغ و اشاعت کا کر رہا ہے۔ وہ تم سے مخفی نہیں ہے گو ضد اور عداوت کا برا ہو کہ اسے ہی قابل ملامت ٹھہرایا گیا اگر روح اور راستی سے اس سلسلہ کے کام کو دیکھا جاوے تو وہ تمہیں ایک اسوہ حسنہ نظر آئیگا پس

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

مقتدائے طریقہ احمدیہ

جناب حضرت مولٰنا مولوی حکیم حاجی نور الدین صاحب بارہا ہندوستانی دواخانہ دہلی سے ادویات طلب فرمایا کرتے ہیں نیز اور اطبا بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات پورے اجزا سے بنی ہوئی صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں **اس دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کر دی ہے** کیونکہ اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی بانچسو ادویات طیار ہوتی ہیں۔ اسکا عظیم کاروبار ہے بہت بڑا اسٹاف موجود ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نہ صرف دن میں بلکہ بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔ **حاذق الملک جناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلوی** اور ان کے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں بنتی ہیں جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں اور اس کی آمدنی **مدرسہ دائیان و شفاخانہ زنانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔**

شفا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے مگر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں کیونکہ **یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کرتا ہے اور ہر مرض کی دوا اس میں طیار ہے۔**

نوٹ :۔ ماد اللحم خاص الخاص ارواح اور قوت کو ترقی دینے والی دوا ہے۔ مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی نسخہ طیار ہے قیمت فی بوتل صہ نصف بوتل عہ فہرست ادویات مفت

ٹھیک الفاظ پتہ لکھیئے: **ہندوستانی دواخانہ دہلی۔ ہیڈی سنز** تار کا پتہ ہے۔

پانچروپے سے دولاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

[illegible] ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا مالک ہے [illegible] مالک و مختار ہے یہ اسکی کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا زر خرچ ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم ثنا خواں رہ گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری نا ممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنیئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ [illegible] اس کا مقابلہ [illegible] کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ [illegible] انگلستان کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں [illegible] جسم کو [illegible] خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر ہزاروں بھی پڑیں تو بھی ہٹ ہو کر آپ ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مشہور ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے [illegible] اور [illegible] میانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تیس دن کی بکری سے کون [illegible] روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پروا حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ معجون روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ [illegible] میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت [illegible] طفولیت کی نازیبا حرکت [illegible] ہوگئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سیرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف [illegible] دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ سیرد ہضمی [illegible] چہرہ کے لئے آزما سے تمام مقوی [illegible] پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو [illegible] اور [illegible] بنانا اسی روح حیات کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علے العموم اولاد نرینہ پیدا ہوئی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت بیشیشی دو روپے [illegible] روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن داغ [illegible] ہے۔ یہ روغن [illegible] کی [illegible] دور کرکے مزولہ طاقت بحال کرتا ہے اولاد بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن [illegible] دیے چار آنہ (۱۲ مہر)۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائیٹر شفاخانہ عام۔ لاہور سے طلب کریں

(مطبوعہ انوار احمدیہ قادیان میں چھپا)

پنجاب بھر کا سب سے بڑا او مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

سُریلے خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جائے قیمت نہایت ہی ارزان

سنگل سُر دستی ہارمونیم باجہ ۳-اسٹاپ	ڈبل سُر فولڈنگ ہارمونیم باجہ	ہارمونیم سیکھنے کی کتب
مبتدیوں کے لئے مفید	ہاتھ اور پاؤں سے بجتا ہے۔	چراغ ہارمونیم ۱۲
جو شایقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو بھی سیکھنا چاہیے اس میں سُروں کا ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ۲۵ درجہ دوم ۲۰	خواہ کرسی پر بیٹھکر بجائیں خواہ فرش پر بیٹھکر بجاسکتے ہیں قیمت درجہ اول ۵۵ درجہ دوم ۵۰۔ نوٹ:۔ ہمراہ فرمایش ہر ایک باجہ ۵ روپے آنے چاہئیں۔ نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا نام لکھنا چاہیے۔	رہبر ہارمونیم ۱۲
		ہارمونیم اوستاد ۸
		گلدستہ ہارمونیم ۴
		ہارمونیم ویرین ہر دو حصہ ۵
		ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ فی حصہ ۸
		ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب ۸
		طبلہ سیکھنے کی کتاب ۸
		ستار سیکھنے کی کتاب ۵

ڈبل سُر دستی ہارمونیم باجہ ۴-اسٹاپ

آواز نہایت ہی سُریلی و بلند

اس میں دو سٹ سُروں کے لگے ہوئے ہیں قیمت درجہ اول ۳۵ درجہ دوم ۲۹

ملنے کا پتہ: مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہیے۔

بھی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ چھ پارے شایع ہو چکے ہیں قیمت ہر یک ۴ ؏

تفسیر سورہ بقر مکمل تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان موذی مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ میں نے اس امراض کے لیئے لاجواب معجون طیار کی ہے۔ جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالےٰ فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کیلیئے انشاء اللہ تعالےٰ مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہایت ہی کمیاب جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے فی بکس ؏

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اسکو پائیں قیمت چھ ماشہ ؏

سُرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ؏

منجن دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی منجن کا کام ہے قیمت فی بکس ؏

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بیگمگڈھ ضلع دہلی

محب الاطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن ترجمۃ القرآن

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس فرمت کے صلہ میں ہر ماہ اس نے انکے بچوں کو تندرست کیا ہے۔ اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے ہر وقت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے اس نقلی ہی کیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ کا نشان ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ

مینوفیکچرنگ کیمسٹ لندن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کے لئے یہہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہہ التزام کیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہوجاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہو کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود مغفور

"نجات کی حقیقت"

یہہ بات نہایت صاف اور ظاہر ہے کہ چونکہ انسان خدا کے لیئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسلیئے اس کا تمام آرام اور ساری خوشحالی صرف اسی مین ہے کہ وہ سارا خدا کا ہی ہو جاوے اور حقیقی راحت کبھی ظاہر نہین ہو سکتی جبتک انسان اس حقیقی رشتہ کو جو اسکو خدا سے ہے ہی ممکن توت سے حیز فعل مین نہ لاوے لیکن جب انسان خدا سے مونہہ پھیر لیوے تو اسکی مثال ایسی ہو جاتی ہے جیسا کہ کوئی شخص اُن کھڑکیون کو بند کر دیوے جو آفتاب کی طرف تھین اور کچھہ شک نہین کہ اُن کے بند کرنیکے ساتھہ ہی ساری کوٹھریون مین اندھیرا ہو جائیگا اور وہ روشنی جو محض آفتاب سے ملتی ہے یک لخت دور ہو کر ظلمت پیدا ہو جائیگی اور وہی ظلمت ہے جو ضلالت اور جہنم سے تعبیر پاتی ہے۔ کیونکہ دکھونکی وہی جڑ ہے اور اس ظلمت کا دور ہونا اور اس جہنم سے نجات پانا اگر قانون قدرت کے طریق پر تلاش کیجائے تو کسی کے مصلوب کرنیکی حاجت نہین بلکہ وہی کھڑکیان کھول دینی چاہئین جو ظلمت کی باعث ہوئی تھین کیا کوئی یقین کر سکتا ہے کہ ہم درحالیکہ نور پانے کی کھڑکیون کے بند رکھنے پر اصرار کرین کسی روشنی کو پا سکتے ہین؟ ہرگز نہین سو گناہ کا معاف ہونا کوئی قصہ کہانی نہین جس کا ظہور کسی آئندہ زندگی پر موقوف ہو اور یہہ بھی نہین کہ یہ امور محض بے حقیقت اور مجازی گورنمنٹون کی نافرمانیان اور قصور بخشی کے رنگ مین ہین بلکہ اسوقت انسان کو مجرم یا گنہگار کہا جاتا ہے۔ کہ جب وہ خدا سے اعراض کر کے اس روشنی کے مقابلہ سے پرے ہٹ جاتا۔ اور اس جگہ سے ادہر اُدہر ہو جاتا ہے جو خدا سے اترتی اور دونپر نازل ہوتی ہے اس حالت

موجودہ کا نام خدا کی کلام مین جناح ہے جسکو پادریون نے مبدل کر کے گناہ بنا لیا ہے۔ اور جنج جو اسکا مصدر ہے۔ اسکے معنی ہین میل کرنا اور اصل مرکز سے ہٹ جانا پس اسکا نام جناح یعنی گناہ اسلیئے ہوا کہ انسان اعراض کر کے اس مقام کو چھوڑ دیتا ہے جو الٰہی روشنی پڑنے کا مقام ہے۔ اور اس خاص مقام سے دوسری طرف میل کر کے ان نوروں سے اپنے تئیں دور ڈالتا ہے۔ جو اس سمت مقابل مین حاصل ہو سکتے ہین ایسا ہی جرم کا لفظ جس کے معنے بھی گناہ ہین جرم سے مشتق ہے۔ اور جرم عربی زبان مین کاٹنے کو کہتے ہین پس جُرم کا نام اسلیئے جرم ہوا کہ جرم کا مرتکب اپنے تمام تعلقات خدا تعالیٰ سے کاٹتا ہے اور باعتبار مفہوم کے جرم کا لفظ جناح کے لفظ سے سخت ہے کیونکہ جناح صرف میل کا نام ہے۔ جس مین کسی طرح کا ظلم ہو مگر جرم کا لفظ کسی گناہ پر اسوقت صادق آئیگا جب ایک شخص عمداً خدا کے قانون کو توڑ کر اور اسکے تعلقات کی ... نہ کر کے کسی گردنی امر کا دیدہ و دانستہ ارتکاب کرتا ہو۔

ب جبکہ حقیقی پاکیزگی کی حقیقت یہ ہوئی جو ہمنے بیان کی ہے تو اب اجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وہ گمشدہ انوار جسکو انسان تاریکی سے محبت کر کے کھو بیٹھتا ہے کیا وہ صرف کسی شخص کو مصلوب ماننے سے مل سکتے ہین۔ سو جواب یہ ہے کہ یہ خیال بالکل غلط اور فاسد ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہی ہے کہ ان نورون کے حاصل کرنیکے لیئے قدیم سے قانون قدرت یہی ہے۔ جو ہم ان کھڑکیوں کو کھولدین جو اس آفتاب حقیقی کے سامنے ہین۔ تب وہ کرنین اور شعاعین جو ناپدید کرنے سے گم ہو گئی تہین پھر پیدا ہو جائینگی دیکھو خدا کا جسمانی قانون قدرت بھی یہی گواہی دے رہا ہے۔ اور کسی ظلمت کو ہم دور نہین کر سکتے۔ جب تک ایسی کھڑکیان نہ کھولدین جس سے سیدہی شعاعین ہمارے گہر مین پڑ سکتی ہین۔ سو اسمین کچھہ شک نہین کہ عقل سلیم کے نزدیک یہی صحیح ہے جو ان کھڑکیوں کو کھولا جائے۔ تب ہم نہ صرف نور کو پائینگے بلکہ اس مبدأ انوار کو بھی دیکھہ لین گے۔ غرض گناہ اور غفلت کی تاریکی دور کرنیکے لیئے نور کا پانا ضروری ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ کر کے فرماتا ہے۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا۔ یعنے جو شخص اس جہان مین اندہا

ہو وہ اس دوسرے جہان میں بھی اندہا ہی ہوگا بلکہ اندہون سے بدتر۔ یعنے خدا کے دیکھنے کی آنکھیں اور اسکے دریافت کرنے کے حواس اسی جہان سے ملتے ہین جسکو اس جہان میں نہین ملے اسکو دوسرے جہان مین بھی نہین ملینگے۔ استیاز جو قیامت کے دن خدا کو دیکھینگے وہ اسی جگہ سے دیکھنے والے حواس ساتھہ لیجائینگے اور جو شخص اسجگہ خدا کی آواز نہین سنیگا وہ اسجگہ بھی نہین سنیگا خدا کو جیسا کہ خدا ہے بغیر کسی غلطی کے پہچاننا اور اسی عالم مین سچے اور صحیح طور پر اسکی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنا یہی تمام روشنی کا مبدء ہے اسی مقام سے ظاہر ہے کہ جن لوگونکا یہ مذہب ہے کہ خدا پر بھی موت اور دکھہ اور مصیبت اور جہالت وارد ہو جاتی ہے۔ اور وہ بھی مدہوش ہو کر سچی پاکیزگی اور رحمت اور علم حقہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ گمراہی کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہین اور سچے علوم اور حقیقی معارف جو درحقیقت مدار نجات ہین ان سے وہ لوگ درحقیقت بیخبر ہین نجات کا مفت ملنا اور اعمال کو غیر ضروری ٹھہرانا جو عیسائیونکا خیال ہے یہ انکی سراسر غلطی ہے۔ انکے مرضی خدا نے بھی چالیس روزے رکھے تھے اور وہ موسیٰ نے کوہ سینا پر روزے رکھے پس اگر اعمال کچھہ چیز نہین ہین تو یہ دونون بزرگ اس بیہودہ کام مین کیون پڑے جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ خدا تعالیٰ بدی سے سخت بیزار ہے۔ تو ہمین اس سے سمجھہ آتا ہے کہ وہ نیکی کرنے سے نہایت درجہ خوش ہوتا ہے پس اس صورت مین نیکی بدی کا کفارہ ٹھہرتی ہے۔ اور جب ایک انسان بدی کرنیکے بعد ایسی نیکی بجالایا جس سے خدا تعالیٰ خوش ہو تو ضرور ہے۔ کہ پہلی بات موقوف ہو کر دوسری بات قائم ہو جاوے۔ ورنہ خلاف عدل ہوگا اسی کے مطابق اللہ جل شانہ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنے نیکیان بدیون کو دور کر دیتی مین ہم یون بھی کہہ سکتے ہین کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیت ہے۔ کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے اسی طرح ہمین ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے۔ مثلاً گہر کے تمام دروازوں کو بند کر دینا یہ ایک بدی ہے جسکی لازمی تاثیر یہ ہے کہ اندھیرا ہو جائے۔ پہر اس کے مقابل پر یہ ہے کہ گھر کا دروازہ جو آفتاب

کی طرف سے کھولا جائے۔ اور یہ ایک نیکی ہے جسکی لازمی خاصیت ہے کہ گھر کے اندر گم شدہ روشنی واپس آجائے۔ یا ہم بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ عذاب ایک سلبی چیز ہے۔ کیونکہ راحت کی نفی کا نام عذاب ہے۔ اور نجات ایک ایجابی چیز ہے۔ یعنی راحت اور خوشحالی کے دوبارہ حاصل ہوجانے کا نام نجات ہے۔ پس جیسا کہ ظلمت، عدم وجود روشنی کا نام ہے ایسا ہی عذاب علم وجود خوشحالی کا نام ہے۔ مثلاً بیماری اس حالت کا نام ہے کہ جب حالت بدنی طبیعت پر نہ رہے۔ اور صحت اس حالت کا نام ہے کہ جب امور طبعیہ اپنی اصلی حالت کی طرف عود کریں سو جب انسان کی روحانی حالت مجری طبعی سے ادہر ادہر کھسک جائے اسی اختلال کا نام عذاب ہے۔ اور جیسا کہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب کوئی عضو مثلاً ہاتھ یا پیر اپنی محل سے اتر جائے تو اسی وقت درد شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ عضو اپنی خدمات مفوضہ کو بجا نہیں لاسکتا۔ اور اگر اسی حالت پر چھوڑا جائے تو رفتہ رفتہ بیکار یا متعفن ہو کر گر جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اسکی ہمسائیگی سے دوسرے اعضا کے بگڑنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ اور یہ درد جو اس عضو میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ باہر سے نہیں آتا۔ بلکہ فطرتاً اسکی اس خراب حالت کو لازم پڑا ہوا ہے ایسا ہی عذاب کی حالت ہے کہ جب فطرتی دین سے انسان الگ ہوجائے۔ اور حالت استقامت سے گر جائے تو عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ گو ایک جاہل جو غفلت کی بیہوشی میں پڑا ہوا ہے اس عذاب کا احساس نہ کرے۔ اور ایسی حالت میں ایسا گرا ہوا نفس روحانی خدمات کے لائق نہیں رہتا۔ اور اگر اسی حالت میں ایک مدت تک رہے تو بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ اور اسکی ہمسائیگی دوسروں کو بھی معرض خطر میں ڈالتی ہے۔ اور وہ عذاب جو اسپر وارد ہوتا ہے۔ باہر سے نہیں آتا بلکہ وہی حالت اسکی اس عذاب کو پیدا کرتی ہے۔ بیشک عذاب خدا کا فعل ہے۔ مگر اس طرح کا مثلاً ایک انسان سم الفار کو وزن کافی تک کھالے۔ تو خدا تعالیٰ اسکو مار دیتا ہے۔ یا مثلاً جب ایک انسان اپنی کوٹھڑی کے تمام دروازے بند کر دے۔ تو خدا تعالیٰ اس گھر میں اندھیرا پیدا کر دیتا ہے۔ یا اگر مثلاً ایک انسان اپنی زبان کو کاٹ ڈالے تو خدا تعالیٰ قوت گویائی اس سے چھین لیتا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فعل ہیں جو انسان کے فعل کے بعد پیدا ہوتے ہیں ایسا ہی

عذاب دینا خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ جو انسان کے اپنے ہی فعل سے پیدا ہوتا اور اسی میں جوش مارتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے۔ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنی خدا کا عذاب ایک عذاب ہے جو خدا بھڑکاتا ہے۔ اور پہلا شعلہ اسکا انسان کے اپنے دل سے ہی اٹھتا ہے۔ یعنی جڑ اسکی انسان کا اپنا ہی دل ہے اور دل کے ناپاک خیالات اس جہنم کے ہیزم ہیں پس جبکہ عذاب کا اصل تخم اپنے وجود کی ہی ناپاکی ہے جو عذاب کی صورت پر متمثل ہوتی ہے۔ تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ وہ چیز جو اس عذاب کو دور کرتی ہے۔ وہ راستبازی اور پاکیزگی ہے۔ اور ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ عذاب ایک سلبی چیز ہے کیونکہ راحت اور آرام ایک طبعی امر ہے۔ اور اسکے زوال کا نام عذاب ہے اور قانون قدرت گواہی دیتا ہے کہ ہمیشہ سلبی امر ایجابی کے پیدا ہونے سے دور ہوجاتا ہے۔ مثلاً کوٹھڑی کے دروازے بند کرنے سے جو ایک تاریکی پیدا ہوتی ہے یہ ایک امر سلبی ہے اور اسکا پہلا اور سیدھا علاج یہ ہے۔ کہ آفتاب کے سمت کے دروازے کھولدیئے جائیں۔ اور دروازہ کھولنا ایک ایجابی امر ہے۔

حیاتِ نور

میں نے خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق پر بھروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی سیدنا نور الدین ایدہ اللہ بروح الامین کے واقعات و حالات زندگی کو الحکم کے ذریعہ سے شایع کروں اگرچہ اس قسم کی لائف (حیات) بصورت کتاب شایع ہونی چاہیئے لیکن جب میں اپنی معروفیت اور دوسرے اسباب پر غور کرتا ہوں تو میں از بس ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سیرۃ جسکو

حیات نور

کے نام سے ملقب کرتا ہوں الحکم ہی کے ذریعہ شایع کیجاوے اس سے پیشتر میں نے حضرت مسیح موعود مغفور اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمریاں شایع کرنیکا اعلان کیا تھا۔ اور اب تک مجھے موقعہ نہیں مل سکا کہ اس عہد کو پورا کروں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے متوقع ہوں کہ توفیق ملگئی تو نہ صرف یہ دو سوانح عمریاں بلکہ سیرۃ الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی لکھنے کی آرزو ہے اور اگر مجھے یہ سعادت عملی طور پر نہیں ملی تو بھی میں اپنی اس نیت کے لئے ماجور ہونیکی امید رکھتا ہوں۔

بہرحال میں نے پسند کیا کہ سب سے اول حضرت امیر المومنین نور الدین کی حیات شایع کروں اور اسکے لئے خدا تعالیٰ نے خوش قسمتی سے موقعہ دیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین مدظلہ العالی کی زندگی کے واقعات کا خود حضرت ہی کی زبان اور تحریروں سے پتہ لگ سکتا ہے۔ پس میں نے وقت کو غنیمت سمجھکر اسے توکلاً علی اللہ شروع کر دیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے امید کرنی چاہتا ہوں کہ یہ با حسن وجوہ پوری ہو   آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا۔

اخبار ہی کے صفحات میں سے ایک ورق خاص اس مطلب کیلئے لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر سرپرستان الحکم نے توجہ فرمائی اور اپنے محبوب مطاع اور خلیفۃ المسیح کے حالات زندگی سے پوری دلچسپی ظاہر کی۔ جسکی یقیناً امید ہے کہ الحکم میں ایک ورق کی بجائے دو ورق مخصوص کر دیئے جائینگے مگر یہ منحصر ہوگا اس امر پر کہ ناظرین الحکم ۳۰۰ جدید خریدار الحکم کے لئے ایسے دیدیں جو پانچ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں یا ان زاید اخراجات کے لئے جو بہ صفحے اور بڑھانے سے ہونگے پورا کرنیکی سبیل ہو جائے ورنہ یہ ایک ورق تو انشاء اللہ شایع ہوتا رہیگا۔ وباللہ التوفیق۔

حیات نور آج کے الحکم کیا تہ دوسری جگہ شایع ہونی شروع ہوتی ہے ناظرین اسکو سمبھال کر رکھیں +

بخدمت مکرم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ براہ نوازش مندرجہ ذیل اطلاع اخبار الحکم کے گوشہ میں دیکر ممنون فرمادیں۔ "خریداران ریویو کی خدمت میں گزارش ہے کہ جن جن خریداران کی قیمت سال ۱۹۱۰ء کی وصول نہیں ہوئی انکی خدمت میں اپریل ۱۹۱۰ء کا رسالہ بذریعہ وی پی حاضر ہوگا۔ جو احباب جلسہ پر قیمت ادا کرنا چاہیں انکو ضروری ہے۔ کہ وہ معہ اپنے نمبر خریداری کے دفتر محاسب میں اطلاع دیدیں تاکہ انکے نام وی پی نہ ہووے ورنہ سب خریدار وی پی کے وصولی کے لئے طیار رہیں والسلام۔ محمد صادق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

الانذار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کا اعلان

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے
حضرت خلیفۃ المسیح کا تاکیدی فرمان درس میں اور دوسرے وقتوں میں

ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور سے ظاہر ہو کر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے اعمال کو سنوارنے کے لیے بار بار بیدار کر رہے ہیں ایران یونان وسط ایشیا اٹلی سسلی اور امریکہ کے پے در پے زلازل حیدرآباد اور پیرس کے تباہ کن سیلاب متفرق مقامات کے طوفان اور جہازوں کی غرقیابیاں کس قدر عبرتناک ہولناک نقشہ انسانوں کے سامنے پیش کر رہی ہیں غور تو ہی ان باتوں کو سمجھیں یا نہ سمجھیں پر مسلمانوں کی مقدس کتاب نے ان واقعات کو آیات اور نشانات کے نام سے پکارتی ہے یہ مت خیال کرو کہ یہ معمولی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرعون کے متعلق فرمایا ہے۔ فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم آیٰت مفصلٰت فاستکبروا وکانوا قوما مجرمین۔ پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور لہو یہ سب نشانات جدا جدا آئے۔ پس انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب اسواسطے آتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کریں طاعون پچھلے سالوں میں کچھ کم تھی مگر اب پھر اسکا زور ہوتا جاتا ہے چاہیئے کہ لوگ ان باتوں کو سمجھیں تکبر اور شوخی سے باز آجاویں نیکی کی طرف قدم بڑھاویں اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو بخشوائیں اور خدا کے مقدس بندوں کے حق میں بیباکی سے منہ نہ کھولیں۔ یہ ایک نصیحت ہے جو سننے والوں کو سنائی جاتی ہے چاہیئے کہ اخبار پڑھنے والے حتی الوسع آگے دوسروں تک بھی پہنچاویں والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

طاعون سے حفاظت کی دعا

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ دعائیں نماز فجر و شام کے بعد بالالتزام پڑھی جاویں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ تین بار انشاء اللہ طاعون سے محفوظ رہیں۔

ارشاد امیر

علاج طاعون:- فرمایا- میری طرف مختلف علاقوں سے خط آ رہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے طاعون بڑی سرعت و شدت کیساتھ ترقی کر رہا ہے اسلئے تم (۱) بہت استغفار کرو- بہت استغفار کرو (۲) گھروں میں دعا کرنیکی عادت ڈالو اور اپنے گھروں کے لوگوں کو بھی دعا و استغفار کی تاکید کرو (۳) حسب استطاعت مالی خیرات کرو (۴) باطنی صفائی کیساتھ ظاہری صفائی کی طرف کامل توجہ کرو۔ مکانوں کو اور گھروں کے اسباب کو بہت صاف رکھو (۵) جو ہو سکے دفعیہ کی تدابیر عمل میں لاؤ- غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض پھیلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بڑا فاسق ہے

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو قرار پایا ہے ۲۴- مارچ اور ۲۸ مارچ بھی تعطیل کے دن ہیں مگر یہ آمد و رفت کے لیے رہیں گے ۲۴ مارچ کو جمعہ ہے۔ سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جمعہ میں شامل ہوں تا کہ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۳ کی شام یا ۲۴ کی صبح کو پہنچ جانا چاہیئے

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعایت منظور کی ہے۔ یعنی صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لیئے جنکا ریلوے سٹیشن ۱۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو یہ رعایت ہو گی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکیگا۔ درمیانہ درجہ کے لیئے کوئی رعایت نہ ہو گی یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً ۸/ یا اس سے زیادہ پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے ۱۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو پشاور یا اس پرے سٹیشنوں مثلاً لدھیانہ لودیانہ وغیرہ سے سوار ہوں۔ پشاور لائن پر گوجرانوالہ بٹالہ سے ۹۸ میل ہے پس گوجرانوالہ اور اس سے ورلی طرف کے سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے رعایت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ گوجرانوالہ سے پرے سٹیشن جیسے راہوالی یا گکھڑ وزیرآباد وغیرہ سے چڑھنے والے رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ شاہدرہ لاہور لائن پر لائلپور بٹالہ سے ۱۴۰ میل اور سانگلہ ۱۱۸ میل ہے۔ پس ان سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی مومن پورہ ڈھایاں سنگھ کے سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب بھی رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر ڈھایاں سنگھ سے ورلے سٹیشنوں والے رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے فیروزپور کی طرف سے فیروزپور بٹالہ سے ۱۱۲ میل ہے پس فیروزپور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے اس سے سوار ہونیوالوں کو رعایت سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

کنسشن سرٹیفکیٹ عنقریب چھپ جائینگے ان کے لیے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ایک سرٹیفکیٹ صرف ایک آدمی کے لیئے کافی ہو گا۔

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کے لیے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنیوالوں کا اندازہ کر کے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہو گا۔

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہیں اسلئے جو انتظام بٹالہ میں بستر وغیرہ چھکڑوں پر لانیکا جلسہ گذشتہ میں کیا گیا تھا۔ امسال اسکی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں۔

(۵) اخراجات جلسہ کے لیئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ لنگر خانہ بہت ہی مقروض ہے۔ بہت جلد کافی رقوم سے مدد کیجاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں بطور اعانت دے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا۔

(۶) تعمیر کا چندہ جسقدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لاویں امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادیں تیار ہو چکی ہونگی۔

خاکسار محمد علی- سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

حیاتِ نور یعنی امیر المومنین سیدنا نور الدین (مدظلہ العالی) کے حالاتِ زندگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الامین وعلی ازواجہ واھل بیتہ واصحابہ وخلفائہ الراشدین المھدیین۔

میں نے ان اوراق میں حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدین کے حالات زندگی کے لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ لیکن اس سے پیشتر کہ آپ کے واقعات زندگی تحریر کروں میں اس مقدمہ میں سوانحعمری کے فلسفہ پر کچھ بحث کرنی چاہتا ہوں اس خیال سے کہ **حیات نور** کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ **لائف** کس اصول پر لکھی گئی ہے۔

قرآن کریم کا اسلوب

انسانی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ دوسروں کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی اور یہ ایک زبردست صداقت ہے جس پر کسی فلسفیانہ بحث کی حاجت نہیں ہے۔ قرآن کریم چونکہ اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے اس نے مخلوقات کی ہدایت کے لئے ہر موثر اور مفید طریق کو اختیار کیا ہے۔ اول نیک اور بد اعمال کی تفصیل بتائی۔ پھر ان کے نتائج اور ثمرات سے آگاہ کیا اور بالآخر ان لوگوں کے حالات بتائے جنہوں نے نیک یا بد اعمال اختیار کئے اور ان کے ثمرات اور نتائج سے دکھ یا سکھ اٹھایا۔ کیونکہ نیک اخلاق اور نیک اعمال کی طرف متوجہ اور شائق ہونے کے لئے قصص کو بڑا دخل ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ ناول اور فسانے پڑھتے ہیں۔ وہ بھی ان فرضی اور خیالی قصوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اسلئے کہ اصلاح چلن اور تبدیل اخلاق کے لئے یہ ایک **علمی** ذریعہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ کسی نہ کسی رنگ میں **قوموں** نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن مجید فرماتا ہے۔

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا

اور مختلف مقامات پر آیات تذکیر واقع ہوئی ہیں اور ایک خاص اسلوب سوانح کا قرآن کریم نے اختیار کیا ہے جس کے متعلق تفصیلی بحث بکار ہے مگر اتنا ہی یہاں کہدینا کافی ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے کسی شخص یا قوم کے صرف ان **واقعات زندگی** کو لیا ہے جن کے ذریعہ وہ کوئی تعلیم ترغیب یا ترہیب کے رنگ میں دینا چاہتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ واذکر فی الکتٰب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا (سورۃ مریم) یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات زندگی پر غور کرو۔ بیشک وہ راستباز نبی تھا۔ اب یہاں قرآن مجید حضرت ابراہیم کی زندگی کے مسلسل واقعات کا ذکر نہیں کرتا وہ نہیں بتاتا کہ اس نے کس طرح پرورش پائی وہ کہاں پیدا ہوا۔ اس زمانہ کے حسب حال انکی تعلیم اور تربیت کیونکر ہوئی۔ بلکہ بتایا ہے کہ وہ صدیق اور نبی تھا۔

اتنا کہنے سے انسان کو راستبازی اور صداقت کی طرف متوجہ کرنا مقصود تھا اور جسکا انتہائی نقطہ اور معراج یہ ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونیکا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر آگے چلکر حضرت ابراہیم کے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو انہیں اپنے اَبْ سے پیش آیا اسے پڑھکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب انسان صداقت سے پیار کرتا ہے تو اس میں کس طرح پر سچی حریت اور آزادی رائے پیدا ہوتی ہے۔ اور قوم اور برادری کا اثر اور ڈر اس کے سچے عقائد اور خیالات کو دبا نہیں سکتا۔ اسکا ضمیر مر نہیں جاتا اور نہ دب سکتا ہے۔ وہ سچائی کے لئے ہاں محض سچائی کے لئے قوم کو ترک کر دینا آسان سمجھتا ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ وہ خلاف حق کہے یا سنے پھر اسی ضمن میں بتایا کہ راستبازی اور صداقت کو پیار کرنیوالا خواہ وہ متروک القوم ہی کیوں نہ ہو وہ ابو الملۃ اور امۃ بنجاتا ہے غرض اس طرح پر اس واقعہ کو بیان کر دیا۔ اسی طرح پر بہت سے واقعات اور حالات قرآن مجید میں ہیں۔ میں ان احمقوں کی بات پر

ہنسا کرتا ہوں جو کہتے ہیں کہ کسی ایسی کتاب میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو قصص نہیں ہونے چاہئیں اسلیئے کہ ایسا نادان معترض انسانی فطرت کا دشمن ہے۔ وہ اپنے بچوں کی تربیت کے لیئے انکے اخلاق کی اصلاح کے لیئے آپ تو پسند کرتا ہے کہ گذشتہ لوگوں کے حالات زندگی بیان کرے اپنی قوم کے اندر کسی خاص جذبہ کو وہ حب وطن کا ہو یا ایثار نفس کا پیدا کرنیکیلئے ایسے آدمیوں کے کارنامے پیش کرنیکو طیار رہتا ہے یہانتک کہ اگر اپنے ملک میں نہ ملیں تو دوسرے ممالک کی قومی تاریخوں سے اقتباس کرنیکو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی کتاب ہدایت اور اصلاح کے اس علمی طریق کو اختیار کرے تو اعتراض کرتا ہے۔ تلك اذا قسمة ضيزى۔ ہر قوم اور ہر ملک کی تاریخ اور ہر قوم ہر خاندان اور ہر گھر میں قصہ گوئی کا رواج اس انسانی فطرت کی زبردست دلیل ہے غرض خدا تعالیٰ کی مجید کتاب نے تذکرہ کے اصول کو مدنظر رکھا ہے اور اسلیئے مدنظر رکھا ہے۔ کہ وہ انسانی ہدایت کا ایک علمی ذریعہ ہو۔

مؤثرات اربعہ

اگرچہ اوپر کے بیان سے یہ امر سمجھ میں آگیا ہے کہ تذکرہ انسانی فطرت کا ایک خاصہ ہے مگر میں اسی علمی حقیقہ لالیفہ میں یہ بتانا بھی اپنا فرض جانتا ہوں کہ انسانی قوتیں اور **جذبات** کے موثرات میں **مؤثرات اربعہ** ہی کو بطور اصل الاصول مانا گیا ہے اور وہ یہ ہیں اول مذہب دوم فلسفہ سوم علم الاخلاق چہارم علم الحیات۔ یہ موثرات اپنی اپنی جگہ کام کرتے ہیں اور اصلاح نفس اور تزکیہ قلب میں انکا جدا جدا اثر اور دخل ہے مگر علم الحیات ایک ایسا شعبہ ان موثرات کا ہے کہ اس میں قریبًا ساری باتیں آجاتی ہیں اور یوں مذہب بھی ایک ایسا اصل ہے کہ وہ بھی سب کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اسی بنا پر میں اوپر کسی قدر بحث کر آیا ہوں ؛

اس میں شک نہیں کہ مذہب ایک ایسی زبردست قوت اور طاقت ہے کہ وہ افعال الاعضا کے علاوہ مبادی الافعال پر بھی حکومت کرتی ہے لیکن مذہب کو بھی اپنی طاقت اور اثر کو مفید بنانے کے لیئے **علم الحیات** سے کام لینا پڑتا ہے۔

شاید کسی کے دل میں یہ گمان گذرے کہ مذہب اور اخلاق ایک ہی چیز ہے۔ اسلیئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اخلاق اور مذہب کی جدا جدا تعریف کردوں۔ اخلاق انسان کی اس حالت اور قوت سے مراد ہوتی ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے قویٰ کا صحیح استعمال سیکھتا ہے۔ اور ان امور سے آگاہی حاصل کرتا ہے جو اسے اپنی ذات یا غیروں کے مقابلہ میں موجودہ زندگی کو آسائش اور راحت اور عزت سے عمل میں لانا ضروری ہے یا یوں کہو کہ اخلاق وہ شریعت یا قانون ہے جو انسان کی قوت ضمیری سے تربیت پاتا ہے۔ اور مذہب اس جامع قانون کا نام ہے جو انسان کی قوت ضمیری کی بھی رہنمائی کرتا ہے مختصر یہ کہ ان موثرات اربعہ میں ہی علم الحیات ایک ایسی شاخ ہے انسانی کمالات کے حصول کی ہے کہ مذہب کو بھی اسے اپنی ہدایت کے اسباب اور ذرائع میں داخل کرنا پڑا۔

علم الحیات سب سے زیادہ مؤثر ہے

نری تعلیم اتنی مؤثر نہیں ہوسکتی جسقدر کسی شخص کے حالات زندگی اور اسلیئے کہا جاتا ہے کہ نمونہ تعلیم سے بہتر ہے قرآن کریم نے اس فطرتی اصل کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا جو اسکے خدا کی طرف سے ہونیکا بجائے خود ایک زبردست ثبوت ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ ولقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر واقعہ اور آپکی ہر حرکت وسکون نوع انسان کیلیئے اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہے۔ جو زندگی کی ہر منزل اور ہر حالت میں بہترین رہنما ہے۔

اس اصل کو قرآن مجید نے کیوں اختیار کیا؟ صرف اسلیئے کہ کسی خاص شخص کے حالات زندگی زیادہ مؤثر ہوتے ہیں اور چونکہ یہ ایک مستحکم اصل تھی اسلیئے اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان اور اسباب بھی پیدا کردیئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام واقعات محفوظ ہوگئے اور اب تک محفوظ چلے آتے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ جس امر کو ہم بطریق خارق عادت بیان کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپکو زندگی کے تمام منازل میں سے اللہ تعالےٰ نے گذار دیا۔ اور یہ ہونا بھی چاہیئے تھا اسلیئے کہ آپ نوع انسان کے ہادی اور نوع انسان کے لیئے نمونہ تھے۔

غرض یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ جسقدر مخصوص آثار اور مشخص جذبات مؤثر ہوتے ہیں اسقدر عام آثار اور غیر مشخص جذبات اثر انداز نہیں ہوسکتے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے علم الحیات پر تنقیدی بحثیں لکھی ہیں۔ انہوں نے **تاریخ اور سوانحمری** پر ایک خاص بحث کی ہے۔ کہ کیا سوانحمری مقدم ہے یا تاریخ اور کیا تاریخ زیادہ مؤثر ہے یا سوانح عمری؟

تاریخ اور سوانحمری

میں بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون پر مختصر سی روشنی ڈالوں۔ تاریخ ہمارے معلومات میں کچھ شک نہیں ایک بیش قیمت اضافہ کرتی ہے۔ یہ اضافہ معلومات کسی قوم یا ملک یا فن کے عام حالات اسکی ترقی و تنزل اسکی وقتًا فوقتًا تبدیلیوں کے متعلق ہوتے ہیں اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ بعض بعض اوقات ان حالات اور معلومات سے آنی طور پر ہم متاثر بھی ہوتے ہیں مگر بیشتر یہ معلومات

مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیم کا اثر

مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ ہوس مین ہر جمعرات کو بورڈرون کی ایک مجلس ہوتی ہے۔ جس مین دینی مضامین پر تقریرین ہوتی ہین۔ ۳۔ مارچ کی رات کو جو جلسہ تہا اس مین اول مڈل کے تین لڑکون عبد الغنی عبد الباسط اور بشیر احمد نے علی الترتیب سچ نماز اور اتفاق پر اپنے مضمون پڑھے ہر سہ مضمون نہایت قابلیت اور واقفیت مذہبی کا نمونہ تہے مین ان مین سے صرف عبد الباسط کے مضمون کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہون اسلیئے کہ یہ وہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا بچہ ہے جس کے متعلق اخبارات اور خطوط کے ذریعہ شور مچایا گیا ہے مین عبد الباسط کے اس مضمون کو سن کر خصوصاً خوش ہوا ہون اسلیئے کہ مین اسکے یہان لانیکا محرک تہا اور خدا کا شکر ہے کہ محض اسی کے فضل سے یہ بچہ جو ترقی کر رہا ہے اور اسکا اندازہ اس کے مضمون سے ہو جائیگا اور وہ یہ ہے۔

معزز بزرگو! اور میرے عزیز سکول فیلوز

یہ کون ہے جو آپ کے سامنے کھڑا ہے؟ یہ ایک نالائق لڑکا ہے جسکو کم علم کہنا بہی اسکی تعریف ہے حق یہ ہے کہ اسے جاہل کہنا عزت دینا ہے۔

جس مضمون پر مین تقریر کرنا چاہتا ہون یعنی نماز وہ کسی مقتدر اور عالم مولوی کا کام ہے پہر بہی جو کچھ میری سمجھ مین آتا ہے کہتا ہون۔

نماز مومن کا معراج ہے۔ اسکے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور اسکی غلطیان اور کمزوریان دور ہوتی ہین۔ وہ گناہون سے بچ جاتا ہے کیونکہ قرآن شریف مین لکہا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر یعنے بیشک نماز بدکاریون اور برائیون سے روکتی ہے۔ پہر نماز سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ذکر الٰہی ہے۔ لوگ نماز کو ایک ٹیکس اور بوجہ سمجہکر ادا کرتے ہین۔ جسکی وجہ سے انہین نماز سے محبت نہین ہوتی نماز کو خدا کی یاد کا ذریعہ سمجہنا چاہئیے۔

وقت کی پابندی عمدہ چیز ہے۔ اور نماز اسے سکہاتی ہے کیونکہ وقت مقرر پر نماز پڑہنی پڑتی ہے نیچر بہی وقت کی پابندی کی تعلیم دیتا ہے۔ دیکھو سورج اپنے وقت مقررہ پر نکلتا ہے اور وقت مقررہ پر چہپتا ہے۔ کبہی نہین ہو سکتا کہ جون کے مہینے مین برف پڑے اسی طرح نمازون کے بہی مقرر وقت ہین اور نمازون کو انکے وقت پر ہی ادا کرنا چاہیئے۔ نماز کے لئے طہارت کی ضرورت ہے۔ اور طہارت دو قسم کی ہے۔ جسمانی اور روحانی۔ اسلام نے جسمانی طہارت کے اصول بتائے اور پہر روحانی طہارت کے۔ نماز کے ذریعہ دونون باتین حاصل ہوتی ہین۔

آجکل نوجوان نماز کی پابندی نہین کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ماں باپ دنیوی علوم کی طرف انہین متوجہ کرتے ہین اور جب سے وہ ہوش سمبہالتے ہین تو بجائے الحمد للہ سکہانے کے ٹمٹمٹ سکہاتے ہین اور اسپر خوش ہوتے ہین۔ پس نمازون کی پابندی شروع سے اگر کرائی جاوے تو اسکا عمدہ اثر پڑتا ہے۔

مین اذان کی بابت بہی کچھ کہنا چاہتا ہون اور دوسرے مذاہب کے لوگون نے عبادت کے واسطے جمع کرنیکے جو طریق مقرر کئے ہین۔ وہ انسان کی روح پر کوئی اثر اور جوش پیدا نہین کرتے کسی نے گھنٹے بجالئے اور کسی نے سنکہ ان سے کیا فائدہ؟ جب موذن اونچے چبوترے پر کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے تو انسان کے دل پر یہ الفاظ اثر کئے بغیر نہین رہتے پہر اذان مین کیسی توحید سکہائی ہے کہ اللہ کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اور اللہ ہی کے لفظ پر ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز بہی پس نمازون کی پابندی بڑی عمدہ چیز ہے۔ اب مین اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہتا۔ اگر کوئی غلطی ہو تو آپ معاف کرین"

مین اس تقریر پر کوئی ریمارک نہین کرنا چاہتا جس خوبی کیساتہ اس بچے نے اپنے مضمون کو ادا کیا ہے۔ وہ نہایت قابل تعریف ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مضمون لکہکر نہین پڑہا بلکہ زبانی تقریر کی اور یہ خدا کا فضل ہے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تربیت کا نمونہ وہ بچہ جسے ایک آوارہ گرد لڑکا کہا جاتا تہا اور وہ جو فی الواقع آوارہ تہا۔ خدا کے فضل سے ایسی ترقی کر رہا ہے خدا کرے کہ وہ نیکی اور سعادت مین نمونہ ہو اور اسلام کا خادم آمین

ہمارا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ ہر روز قریب ہو رہا ہے۔ اسی اخبار مین کئی دوسری جگہ ضروری ہدایات دیگئی ہین۔ سالانہ جلسہ کے انتظام کے لیئے قادیان مین ایک مجلس ناظم مقرر کیگئی ہے۔ اور مختلف کام مختلف دوستون کے سپرد کر دیے گئے ہین اور جہانتک انسانی تجاویز اور سوچ و فکر ہماری رہنمائی کرتی ہین مہمانون کے آسایش و آرام کے لیے انشاء اللہ پوری کوشش کیجائیگی جیسا کہ میں پہلے بہی الحکم مین برنگ تجویز پیش کیا تہا مختلف جماعتون کی طرف سے کام کرنیوالے آدمی پہلے سے یہان آجانے ضروری ہین۔ اس تجویز کو مجلس ناظم نے پسند کیا ہے۔ اور عنقریب اسکے متعلق انجمنوں کے نام سرکلر لیٹر شایع کیجائیگی۔

بٹالہ۔ اسباب کے لانیکے واسطے گڈونکا بہی حسب معمول انتظام کیا جائیگا۔ اور جلسہ کو زیادہ مفید اور کار آمد بنانیکے لیئے یہ سوال بہی زیر غور ہے۔ کہ پروگرام ایسے طور پر مرتب کیا جاوے کہ زیادہ حصہ قومی کامونکے لیئے دیا جاسکے۔

ان تمام امور کے انصرام کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے ضروریات جلسہ کے لیئے اسوقت روپیہ بہت جلد بہیجنا چاہئیے۔ باقی ہدایات وقتاً فوقتاً شایع ہوتی رہین گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

راجپوتون مین ارتداد کا انسداد

راجپوتون کے ارتداد کے لیئے جو کوششین آریہ سماج نے کی ہین اور جو وہ کر رہی ہین۔ اسکے برے نتایج اور مضر اثر کو روکنے کے لئے بعض راجپوت دوستون نے ملکر جو تحریک کی گئی تہی۔ اسکے متعلق چودہری مولابخش صاحب نے نہایت پر جوش تحریر بہیجی ہے۔ اور وہ اس کام مین بہت بڑی مدد دینے کے لیئے ہر طرح سے آمادہ ہین اور وہ اور انکے بہائی صاحب ایک ایک مہینے کی تنخواہ اگر یہ تجویز ہو تو دینے کو آمادہ ہین۔ اور یا اگر دس دس روپیہ فی آدمی دے تو بہی بہت سے آدمی جو راجپوت ہین اسکام ہین مدد دینے کو وہ آمادہ کر سکتے ہین۔ چودہری صاحب چاہتے ہین کہ ایام جلسہ مین وہ راجپوت برادران کی ایک مختصر سی مشاورت کرین اور پہر اس کام کو ایک ضبط اور انتظام سے چلانیکا فکر کرین چودہری غلام احمد صاحب ساکن کریام نے پانچ روپیہ (دہ ر) اور چودہری عبد الحی خانصاحب نے سرگودہا سے دس روپیہ اس فنڈ مین بہیجدیئے ہین دوسرے دوستون کو بہی جلدی کرنی چاہئیے۔ جلسہ کے موقعہ پر اس انجمن کے مختصر سے قواعد ترتیب دیکر دوستون کے سامنے رکہدونگا۔ چودہری مولابخش صاحب اپنے دوستون اور بہائیون سے دس روپیہ فنڈ مین جمع کر کے بہیجدین اور یہ تمام رقوم جیسا کہ پہلے بہی اعلان کیا گیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے نام بہیجنا چاہئیے۔ جبتک پچہتر روپیہ کم از کم جمع نہ ہو جاوے یہ کام شروع نہین ہو سکتا۔ صرف روپیہ ہی اس کام کے لیئے ضروری نہین بلکہ نہایت اخلاص اور دردمند دل سے دعا اور۔

[illegible]

مختصر نوٹ

گناہ ایک ایسا زہر ہے۔ جو اسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پرجوش محبت اور محبانہ یاد الہی سے محروم ہو اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جاوے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اسکی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے۔ جسکا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہو۔ پس خشکی کی طرح گناہ اسپر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طرح سے ہے اول محبت الٰہی دوم استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش کیونکہ جبتک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہی تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ تیسرا علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے خدا کی طرف پھیرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کیساتھ اپنے تئیں نکالنا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کیساتھ ہے۔

انسانی ہمدردی حقیقت میں ایک قابل قدر جوہر ہے۔ اور دوسروں کو بچانے کے لئے خود تکلیف اٹھانا لاریب بڑے بہادروں کا خاصہ ہے۔ مگر ایسی ہمدردی اور ایثار کی مثال دنیا کی تاریخ شاید کبھی پیش نہ کر سکے۔ جو عیسائی یسوع کے کفارہ کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ اس ہمدرد بنی نوع انسان کی اس حرکت پر کیوں ہنسی نہ کی جاوے جو کسی دوسرے شخص کے دردسر پر رحم کھا کر اپنے سر پر پتھر مارے۔

قرآن شریف میں خداتعالیٰ کا نام السّلام آیا ہے اسکے معنے ہیں کہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے۔ بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اب اگر آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا لوگوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا۔ اور اپنی آرزوؤں میں ناکام رہتا تو پھر اس بدنمونہ کو دیکھکر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے نجات دیگا اب عیسائی غور کریں کہ جس خدا کا نمونہ انہوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک عجز فروتنی ناکامی اور یاس کی تصویر سے بڑھکر کیا وقعت رکھتا ہے؟

ہندوستان کی نظر عنایت

ہندوستان نے ایک سویا ہوا نوٹ ایڈیٹر الحکم کے خلاف آریوں کو اشتعال دلانیکے لئے لکھا ہے آریہ سماجی دوست پہلے کب اس سے خوش ہیں جو انکی ناراضی اسکے لئے موجب افسوس ہوگی سماجی صاحبان اپنی زبان اور قلم کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور راستبازوں کے سردار اور امام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں اور شوخیاں کرنا اپنا ضروری کام سمجھتے ہیں پس ہم ان سے کب مصافحہ کر سکتے ہیں جیون تت لاہور میں پنڈت دیانند صاحب کی لائیف لکھی جا رہی ہے۔ اسکے خلاف اریجن نے اسی طرح شور مچایا جس طرح پچھلے دنوں ہندوستان نے ہنٹر کے خلاف آسمان سر پر اٹھایا تھا۔

میں نے اسپر لکھا تھا کہ جیون تت نے اعتراضات کئے جیا اب دیا جاوے اور جب تم اپنے بزرگوں کی نسبت کچھ سننے کا حوصلہ نہیں رکھتے تو دوسروں کے بزرگوں پر زبان مت کھولو اس جرم میں ہندوستان نے جیون تت پر مقدمہ چلانے کی رائے کا آریوں کی زبانی اظہار کر کے الحکم کو جیون تت کی حمایت کرنیوالا قرار دیکر جرم اعانت کا مجرم ٹھہرایا ہے۔ ایڈیٹر الحکم اپنی اس رائے پر نہایت استقلال کیساتھ قائم ہے۔ جو اسنے پہلے دی ہے اور اب بھی وہ کہتا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمپر کوئی اعتراض نہو تو دوسروں کے بزرگوں کی عزت کرو۔ اور جیون تت کے خلاف اس طرح پر شور برپا کرنیکی بجائے واقعات سے اسے جواب دو۔ اس تنقید کو الٹے معنوں میں لینا ہمارے دوست ہندوستان ہی کا کام ہے اسلئے میں کہتا ہوں۔ زندہ باش! مردان چنین کنند

لاہور کے مقدمات بغاوت کا فیصلہ

لاہور میں جو مقدمات بغاوت کے سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر ہیں انکا فیصلہ شروع ہوگیا ہے لالہ اشری پرشاد ایڈیٹر بیداری کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف کو تین سال قید سخت اور زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی اور منشی رام ایڈیٹر سہایک کو جرم بغاوت میں سات سال عبور دریائے شور اور ضیاء الحق ایڈیٹر پیشوا کو پانچسال عبور دریائے شور کی سزا ہوئی اور ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ بوجہ کم عمر جرمانہ کی سزا نہیں دیگئی۔

جن ملزموں نے گورنمنٹ پنجاب سے معافی کی درخواستیں کی تھیں وہ نامنظور ہوگئی ہیں ان ملزموں کی عبرت انگیز سزائیں اخباری شورشوں کا قرار واقعی انسداد کا موجب ہونگی۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ جدید پریس ایکٹ نے بہت بڑی اصلاح کر دی ہے۔

سرکاری

مدارس میں مذہبی تعلیم کے اجرا کیطرف گورنمنٹ کو اس غرض سے توجہ دلائی گئی تھی کہ بغیر اس قسم کی تعلیم کے ملک کی اخلاقی حالت قابل اطمینان نہیں ہو سکتی ہز ایکسیلنسی سر جارج کلارک گورنر بمبئی نے بحیثیت چانسلر بمبئی یونیورسٹی کے امید دلائی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے اور مذہبی پیشواؤں سے اسکے متعلق مشورہ کیا گیا ہے۔ لیکن آپ کی رائے میں یہ اسقدر پیچیدہ و دقت طلب مسئلہ ہے۔ کہ انگلستان میں بھی اسکا کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہ ہوسکا۔ ہم کو اسکی پیچیدگی سے انکار نہیں ہے۔ لیکن انگلستان کی نظیر ہندوستان کے لیئے بے محل ہے مغرب و مشرق کے آداب اخلاق و طرز معاشرت میں بعید فرق ہے۔ مغرب میں سوسائٹی کا اثر اتنا زبردست ہے۔ کہ مذہب سے ایک شخص علیحدہ ہو کر بھی مہذب رہ سکتا ہے۔ لیکن مشرق میں چونکہ مذہب و اخلاق دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اسلیئے ناممکن ہے کہ مذہب سے جدا ہو کر صرف اخلاقی کورس طلباء میں حسن خلق و تہذیب کے جذبات پیدا کر سکے ہز ایکسیلنسی کا یہ ارشاد کہ مذہبی تعلیم کے لیئے سرکار سے امداد مانگنا زیادہ بکار آمد نہیں ہے۔ اسکا انحصار خود آپ پر ہے۔ آپ ہی اپنے بچوں کے اخلاق و جذبات کو آراستہ کر سکتے ہیں۔ ضرور قابل تسلیم ہے۔ مگر جہانتک ہمکو معلوم ہے۔ ہندوستانیوں نے اپنی مذہبی تعلیم کے لئے نہ کبھی گورنمنٹ سے مدد طلب کی ہے۔ اور نہ کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اسی مقدمہ کا فیصلہ سننا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے روپیہ سے جسقدر سرکاری مدارس قائم ہیں ان میں گورنمنٹ موثر و نتیجہ خیز اخلاقی تعلیم کی سسٹم جاری رکھنی چاہتی ہے۔ یا نہیں جواب اگر اثبات میں ہے، تو کیا پچاس برس کے تجربے سے بھی اس قسم کا تصفیہ نہیں ہوا۔ کہ مشرق میں مذہب سے جدا رکھکر اخلاقی تعلیم بالکل بے اثر ہوا کرتی ہے۔ اور اگر نہیں چاہتی تو پھر برنج دارد دم درکش " کی پالیسی کس لئے ہے۔ اس سسٹم کو سر سے حذف کر دینا چاہیئے اور بجائے اسکے دوسرے مفید مضامین کی تعلیم پر زور دینا چاہیئے ❊

افریقہ میں اشاعت اسلام

افریقہ میں اشاعت اسلام کے متعلق رائٹر ایجنسی کے پیغام کو جو اسنے ۱۷- فروری کو لنڈن سے بھیجا ہے اکثر لوگوں نے سرسری نظر سے پڑھکر ٹالدیا ہوگا۔ سوڈان میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے تمام یورپ کی طرف سے ایک متحدہ مشن قائم ہے جس نے حال میں ڈاکٹر کم کو خاص اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کئی ماہ کے سفر کے بعد واپس آئے ہیں۔ انکا بیان ہے کہ بت پرست اور توہم پرستوں کو تسخیر کرنیکی کوششیں یورپ کر رہا ہے۔ اسی کے دوران میں مسلمان تاجر بھی آجاتے ہیں اور انکی کوششیں رنگ لاتی ہیں کہ تمام افریقہ میں اسلام پھیلا رہے ہیں اور انجامکار تقریباً سارے براعظم کو مسلمان بنا کے چھوڑینگے“ ڈاکٹر صاحب کی رائے میں یہ بات سخت خطرناک ہے۔ انگریزی و فرانسیسی حکام معاملہ کی اہمیت کو سمجھ جاتے ہیں اور وسطی سوڈان میں مسیحیت کے پھیلانیکی سخت ضرورت ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ یورپ اس مسئلہ کو کسقدر اہم سمجھ رہا ہے۔ اور رائٹر ایجنسی نے اہمیت بڑھانیکے لئے تمام دنیا پر اس تقریر کے بجتی اثر ڈالنے کی حاجت کیا محسوس کی؟ لیکن عبرت خیز امر یہ ہے کہ (۱) دنیا میں اسوقت تبلیغ اسلام کا کوئی باقاعدہ مشن نہیں ہو اور نہ زمانہ کی مخالفت کوششیں اس کام کو چلانیکی اجازت دیتی ہیں با اینہمہ اسلام خود بخود پھیل رہا ہے۔ اور دنیا میں اپنے لئے آپ جگہ نکالتا جاتا ہے (۲) اسلام میں غیر اقوام کو جذب کرنیکی اسقدر طاقت ہے۔ اور بطاقت لا نزال الدنیا مسلم و فقد رہین الاسلام دنیا ایک ایکدن یا تو مسلمان ہوگی اور یا اپنے اصول طرز عمل میں اسلام کے قریب آجائیگی ہمارے زمانہ میں اسقدر ترقی ہوئی ہے کہ باوجودیکہ ممالک یورپ کی جانب عیسائیت کی توسیع اشاعت کیلئے ایک خاص نظام کے تحت میں منظم کوشش ہورہی ہے۔ بائبل کے ترجمے پانسو زبانوں میں ہوچکے ہیں۔ اور لاکھوں جلدیں مفت تقسیم ہوچکی ہیں تقریباً ۳۰ ہزار مشنری عیسائیت کی تبلیغ کیلئے تنخواہیں پاتے ہیں فارن مشنری چندہ کی مقدار ۴ کروڑ ڈالر سالانہ تک پہونچ گئی ہے میڈیکل مشنریوں کے ذریعہ سے سالانہ ۳۰ لاکھ مریضوں کا علاج ہوا کرتا ہے مشن کے ... شفاخانے اور پانسو یتیم خانے اور خیرات خانے جاری ہیں۔ چھ ہزار مسیحی عورتوں اور بچوں کی خدمت کیلئے موجود ہیں دیسی مشنریوں کی تعداد ۹۰ ہزار ہے جو اپنے ہی ہموطنوں کی ہدایت کے لئے مامور رہتے ہیں۔ ۳۰ ہزار سکول اور کالجیں جنکو پرائیٹسٹنٹ مشنری چلا رہے ہیں آرتھوڈاکس و رومن کیتھولک فرقوں کی کارگزاری اسکے علاوہ ہے۔ ... ۱۰ پبلشنگ ہاؤس و پریس ہیں جنمیں ... ۵ مسیحی اخبار شایع ہوتے ہیں ہزارہا کالج کے طلبا ہیں جو اب مشن کا کام کر رہے ہیں اور ہزاروں نئے طیار ہوتے جاتے ہیں تبلیغ مسیحیت کے اسقدر عظیم الشان و باقاعدہ وسائل کے ہوتے ہوئے اسلام کا بغیر کسی ضابطہ کی اصولی کوشش کے اسپر فتح پانا اور تمام جایزہ و ناجایزہ دنیاوی ترغیبات کے مقابلہ میں محض امرِ حق کے لیئے ہر طرحکا خارجی دباؤ برداشت کرکے مسلمانوں کا اسلامی تمدن کے آگے سر جھکانا کیا هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (خدا ہی نے اپنے پیغمبر کو ہدایت و دین حق کیساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو ہر ایک دین پر غالب کرے) کی واضح اور واقعاتی تفسیر نہیں ہے۔

(۳) یہ واقعہ بتا رہا ہے۔ کہ اسلام جب جہاں پھیلا ہے اپنی قوت جاذبہ کی وجہ سے پھیلا ہے چین میں کبھی فاتحان اسلام نے فوج کشی کی اور نہ کسی تبلیغی مشن کا انتظام ہوا۔ مگر صرف عرب تاجروں کے اثر سے اسوقت چین میں تین چار کروڑ مسلمان موجود ہیں جزائر غرب الہند میں بھی اسی طرح اسلام پھیلا۔ اور ہندوستان میں بھی جن دنوں سلطان محمود غزنوی کے حملوں کا نام و نشان بھی نہ تھا حضرت سید معین الدین چشتی کے ذریعہ سے اجمیر میں اسلامی تمدن کی اشاعت ہو رہی تھی۔ اور راجپوتانہ کے سینکڑوں شریف ہندو بغیر کسی پولیٹیکل خیال کے اپنے آپ اس تمدن کے گرویدہ ہوتے جاتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ مدافعت کی پالیسی یا پولیٹیکل واقعات نے مسلمانوں کو تلوار اٹھانے پر بھی بعض اوقات میں مجبور کر دیا تھا۔ لیکن اشاعت اسلام کی اصلی غرض ہمیشہ تبلیغ سے پوری ہوئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے (۴) مسلمان گو خاموش ہیں اور اسلام کے ذریعہ سے کسی قسم کا پولیٹیکل فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ اس مقدس مقصد کو پالٹکس میں آلودہ کرنا چاہتے ہیں پھر بھی یورپ کن نظروں سے اسلام کو دیکھ رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی جانب سے اسکے دل میں کیا کیا خطرات ہیں (۵) مسیحیت کی تبلیغ اور پالیٹکس دونوں اسقدر دست و گریبان ہیں۔ کہ بقول ڈاکٹر کارلکم افریقہ میں انگریزی و فرانسیسی مقبوضات کے حکام کو فرائض حکمرانی کے ساتھ اشاعت مذہب کی بھی فکر ہے یعنی ملک ستانی کیساتھ مذہب ستانی بھی ضروری سمجھتے ہیں اور پھر اسپر کہا جاتا ہے کہ یورپ کے تمدن کو کسی مذہب و ملت سے کوئی علاقہ نہیں ہے ؎

پارسائی کا تری نقش غیر کو دکھلاتے ہیں ہم کہیں ہوتے سے نہ آجائے تبسم مجھکو

دین الحق

یا

ہمارا مذہب

ناظرین یہ دُرِّ بے بہا اور تحفہ لا رہا ہے کہ جو احمدی احباب کے لیئے مدت کے غور و تجربہ کے بعد ایکسال کی محنت میں ناچیز خادم الحق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ عقاید و مذہب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کل تصنیفات و تحریرات و تقریرات سے اخذ کرکے بلفظہ مندرجہ عنوان نام رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ حجم دس جزو سے زیادہ تقطیع ۱۸×۲۲ کا غذ چکنا ولایتی ٹائیٹل رنگدار چھپائی و لکھائی عمدہ بفضل الٰہی چھپکر طیار ہے۔ ایسی مکمل مجموعے کی جقدر اہل سلسلہ کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ عالیہ سے مخفی نہیں۔ اب میری واجب التعظیم ذیمقدرت اصحاب کا فرض ہے۔ کہ بہت جلد اسکو غیر احمدیوں میں پہونچائیں اور کم از کم ایک ایک نسخہ اپنے پاس رکھیں کیونکہ ضرورت کے وقت یہ بڑا کام دیگا۔ قیمت فی جلد ۱؎ مجلد کی ۱؎ علاوہ محصولڈاک آٹھ درخواستیں مع تفصیل پتہ ذیل پر بہت جلد بلا تامل ارسال فرماویں دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔

الشتہر قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی ترا ہا بیرم خان پرانی ہلدی منڈی

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اور آپکا خاندان اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود و مغفور کا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہمہ وجود تندرست ہے۔ اور تبلیغ اور اشاعت دین کے لئے جوش سے دعاؤں میں مصروف +

(۲) حضرت صاحبزادہ صاحب کا درس باضابطہ ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں اخبار بدر میں جو قادیان میں ایک تجارتی کمپنی کے قیام اور اسکے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے خط و کتابت کرنیکی خبر نکلی تھی۔ اسکی اصلاح تشحیذ الاذہان کے تازہ نمبر میں ہوگئی ہے دراصل حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی دینی مشاغل اور جوش تبلیغ اور تعلیم و تدریس سے اتنی فرصت کہاں کہ آپ کسی ایسے کام کو ہاتھ میں لیں اور نہ آپکی فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ آپ دنیا کے کسی کام میں کوئی حصہ لے سکیں۔ اسلئے احباب ایسی کسی معاملہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے کوئی خط و کتابت نہ کریں۔

(۳) میاں محمد دین صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ انہیں کسی احمدی بھائی نے چٹھی لکھی ہے جو جوکہ میں انہیں کی ہے اسکا مضمون یہ ہے۔ سب احمدی برادران نماز تہجد میں سستی نہ کریں۔ حضرت امیر المومنین نے اسکی اشاعت کا حکم دیا ہے بغرض عملدرآمد

(۴) ۱۵ مارچ کی صبح کو حضرت امیر المومنین نے مسجد النور کی بنیادی اینٹ رکھی (مفصل پھر)